

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسئلہ ختم نبوت اور علماء اہلحدیث دیوبند
مُسْتَقْبَلِ

قائمان تھانہ بھون میں

از قلم بہ مولوی ظفر علی خاں سابق ایڈیٹر اخبار "زمیندار" لاہور

مع تاریخی اضافات

از مولانا الحاج ابوداؤد محمد صادق صاحب امیر جماعت رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

ناشر

مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالاسلام گوجرانوالہ

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گو جرنل

بیادگار

الحضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

اہل سنت کا مشہور و مقبول ماہنامہ بفضلہ تعالیٰ
عرصہ تیس سال سے شاندار دینی تبلیغی خدمات
انجام دے رہا ہے۔

درس قرآن و حدیث؛ شرعی مسائل؛
تذکرۃ اسلاف؛ تاریخ اسلام؛ اصلاح معاشرہ اور
حالات حاضرہ پر مشتمل بلند پایہ مضامین۔

سالانہ چندہ ۳۰ روپے ۶۰ پیسے

لئے کا پتہ: ماہنامہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالاسلام گو جرنل والہ

ایک عجیب و غریب فتنہ
ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گو جرنل

قادیان تھانہ بھون میں

پیغمبری بہر خانہ، نبوت بہر بازار
نقل کفر کفر نباشد

لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ

اللہم صل علی سیدنا ونبینا وعلیٰ اولادنا اشرف علی

قادیان بہ نے اخبار فاروق کے ذریعہ سے اعلان کیا ہے
”کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے دروازہ کو بند کر دیوے
نہیں۔ بلکہ اس فیضان خداوندی کو جاری کرنے والے ہیں اور دوسرے
رسول تو صرف مومنوں کے روحانی باپ ہیں مگر حضور انور علاوہ
اس کے خاتم النبیین بھی ہیں۔ یعنی آپ کی توجہ روحانی، نبی تراش
ہے۔ اور آپ کے پیغمبر تعلیم سے منصب نبوت ہو سکتے ہیں۔“

تھانہ بھون بہ (ضلع مظفرنگر) نے قادیان کے اس متن متین
کی شرح کی ہے۔ اور علی شرح کی ہے۔ سجادہ نشین امادیہ حضرت مولانا

حاجی حافظ شاہ اشرف علی صاحب تھانوی کا ایک مایانہ صوفیانہ رسالہ شائع ہوتا ہے جس کا نام "الامداد" ہے۔ ماہ صفر ۱۳۳۳ھ کے "الامداد" میں مریدوں کے سوالات اور جناب پیر و مرشد کے جوابات درج ہیں۔ صفحہ نمبر ۳۵ و ۳۶ پر ایک مرید نے ایک سوال کیا ہے جو سلسلہ تربیتی میں تیسرے نمبر پر واقع ہے۔ یعنی وہ سوال اور ان کے جواب اس سے پہلے بھی آپکے ہیں۔ اس تیسرے سوال کی عبارت مرقاۃ بشارت ملاحظہ ہو۔

ایک دفعہ :- ریاست رامپور میں جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب کے یاں ٹھہرنا پڑا۔ جو طالب علم تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ مولوی صاحب حضور سے (یعنی مولانا شاہ اشرف علی صاحب سے) بیعت ہیں۔ اس لئے ان سے اور بھی محبت ہو گئی۔ اثنائے گفتگو میں معلوم ہوا کہ ان کے پاس دو رسالے "امداد" "حسن العزیز" ماہوار آتے ہیں۔ بندہ نے ان کے دیکھنے کے واسطے درخواست کی۔ مولوی صاحب (طالب علم) نے چند رسالے مجھ کو دیکھنے کے واسطے دیئے۔ الحمد للہ جو بطف اُن سے اٹھا یا بیان سے باہر ہے۔

ایک روز :- کا ذکر ہے کہ "حسن العزیز" دیکھ رہا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا کہ نیند کا غلبہ ہوا۔ سو جانے کا ارادہ کیا۔ رسالہ "حسن العزیز" کو ایک طرف رکھ دیا۔ لیکن جب بندہ نے دوسری کروٹ بدلی۔ تو دُور میں خیال آیا کہ کتاب کو پشت ہو گئی۔ اس لئے رسالہ "حسن العزیز" کو اٹھا کر اپنے سر کی جانب رکھ لیا اور سو گیا۔ کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا

ہوں کہ کلمہ شریف **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** پڑھتا ہوں۔ لیکن محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں۔ (یعنی لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْرَفُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ) اتنے میں دل میں خیال پیدا ہوا کہ کلمہ شریف کے پڑھنے میں تجھ سے غلطی ہوئی اس کو مجھ پڑھنا چاہیے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل میں تو یہ ہے کہ تجھ پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔

حالا کہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہ کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت بدلتی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی تھی۔ زمین پر گر گیا۔ اور نہایت زور کے ساتھ بیخ ماری مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔

اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا۔ لیکن **بیداری :-** بدن میں بدستور بے حسی تھی۔ اور وہ اثر ناطق بدستور تھا۔ حالت خواب و بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دُور کیا جائے۔ اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا۔ پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تذکر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر

بھی یہ کہتا ہوں کہ اللہ صلی علی سیدنا و مولانا اشرف علی۔ حالانکہ اب میں بیدار ہوں۔ خواب نہیں۔ لیکن بے اختیار ہوں۔ مجبور ہوں۔ زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا۔ دوسرے روز بیداری میں رقت رہی۔ خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں۔ جو حضور کے ساقی محبت کا باعث ہیں۔ کہاں تک عرض کروں حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب اس کے

جواب :- جواب میں صرف ایک فقرہ پر قناعت فرماتے ہیں۔ "اس واقعہ میں تسلی تھی کہ تم جس کی طرف رجوع کرتے ہو وہ بعون متبع سنت ہے۔" الامداد کا رساز ہماری نظر سے نہیں گزرا ہے۔ اور نہ ہم نے اسے پڑھا ہے۔ ہمارا ماخذ

الحدیث امرتہ :- ہے۔ جس نے ۲۵ جنوری ۱۹۱۷ء کی "میرانہ محبت" مایخو لیا " شائع کر دیا ہے۔ نقل کا لاصلہ لکھو کے اس کی توثیق بھی کی ہے۔ اگر یہ سوال و جواب صحیح ہے اور بظاہر اس کو صحیح نہ ماننے کی کوئی وجہ نہیں۔ تو کیا اسلام کے لئے یہ ایک عجیب و غریب فتنہ نہیں ہے۔ جسے "الامداد" نے سوتے سے بیدار کیا ہے۔ یہ فتوے خود حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب دیں گے۔ کہ فتنہ کو بیدار کرنے والے کی نسبت حدیث نبوی میں کیا حکم ہے؟ مرید لکھتا ہے کہ اس نے

(الف) خواب میں جناب پیروم شد کا کلمہ پڑھا ان کو رسول اللہ کہا۔ پیغمبر مانا۔ جس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ حضور خواجه کائنات مہرود موجودات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسالت سے معزول کر کے اپنے پیرو کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ نبی رسول مقرر کر دیا۔ اور بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں درود بھیجتا رہا۔ اور انہی کو نبی کہتا رہا۔

(ب) بیدار ہوئے اس حالت میں بھی زبان کذب ترجمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت سے معزول ہی رکھا۔ اور یہ منصب پیروم شد ہی کے لئے مخصوص رہا۔

(ج) پہلے حالت خواب میں اور پھر حالت بیداری میں پاس شریعت و امن پر ہوا۔ آداب شرعیہ نے ضمیر ایمانی کو علامت کی۔ اور شرک فی النبوت کی غلطی محسوس کرائی۔ لیکن زبان قابو میں نہ تھی شیطان غالب تھا۔ باوصف جہد بلیغ کے اصلاح نہ ہو سکی اور وہ بدستور اپنے پیرو ہی کو رسول اللہ کہتا رہا۔

(د) پیر کی انتہائی محبت نے مرید میں یہ حالت پیدا کی۔ کیونکہ حب شیخ میں وہ اتنا مستغرق تھا۔ کہ بطریق تعارف کتاب اللہ کے لئے جو ادب و احرام مہربی ہے۔ وہی اجلال و اکرام وہ اپنے پیر کی تحریروں کا ملحوظ رکھتا تھا۔ اور گہری فہم میں بھی اُسے یہی خیال تھا۔ کہ مبادا ان تحریرات کی بے ادبی نہ ہو۔ اور ان کی جانب پشت نہ

ہو جائے۔ دراصل ہودھم (یعنی پس پشت ڈال دینے کی) دھند ان لوگوں کے لئے تھی جو قرآن کریم سے اعراض کرتے ہیں۔ مگر مرید کا استغراق اس ادبی خصوصیت کو پیر کے رسالہ "حسن العزیز" کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اور بڑے مبالغہ کے ساتھ استعمال کرتا ہے۔ (ھ) حُبُّكَ الشَّيْءُ يُعْبِئُ وَيُغْنِي۔ محبت انسان کو بسا اوقات کو در (اندھا بہرا) بنا دیا کرتی ہے۔ پیر کو معلوم ہے کہ مرید اُس کے ساتھ کس درجہ عقیدت رکھتا ہے۔ یہ بھی جانتا ہے کہ اسلام نے انسان کو محض اَشَدَّ حُبًّا بتا دینے کی تعلیم دی ہے۔ اور دوسری قسم کی عقبتوں میں افراط و تفریط کو منہ پر لٹھ قرار دے کر اُن کو جدا اعتدال کے اندر لانے کی تاکید کی ہے۔ بایں ہمہ نہ پیر ہی اس افراط و تفریط سے مرید کو روکتا ہے اور نہ مرید خود ہی اس غلط کاری کو محسوس کرتا ہے۔ وہ اُسے لازمہ حسن عقیدت سمجھتا ہے۔ اس میں جس قدر مبالغہ ہو اسی قدر بہتر جانتا ہے۔

(و) مرید کو جب اپنے عارضہ انتہائے شغف سے افادہ ہوتا ہے۔ اور حالت سُک سے عالم صحو میں آتا ہے۔ تو خود اس کو نہ اپنی اس حرکتِ شیطانی پر ندامت ہوتی ہے نہ تو وہ توبہ کرتا ہے نہ استغفار کرتا ہے۔ نہ اس پر فحش و منفعول ہوتا ہے اور نہ ہی پیر و مرشد اس کو تائب ہونے اور تجدید ایمان کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

(ز) مرید نے اپنے پیر کو رسول اللہ کہا۔ ان کا کلمہ پڑھا۔ پھر غلطی کا احساس ہوا تو توبہ کرنی چاہی۔ مگر اس پر قذو نہ ہوا اس سے اور بھی پیر کی جناب میں اُس کی محبت بڑھ گئی۔ اس کی عرضداشت کا آخری فقرہ یہ ہے۔ "اور بھی بہت سی وجوہ ہیں۔ جو حضور کے ساتھ باعثِ محبت ہیں کہاں تک عرض کروں" یعنی واقعہ مذکورہ بھی باعثِ محبت ہوا ہے اور ایسے ہی اور بھی بہت سے باعثِ ازدیادِ عقیدت ہیں۔ پیر اپنے مرید کے مفہوم عرضداشت سے بے خبر نہیں اُسے خوب علم ہے کہ واقعہ شرک فی البتوت نے مرید کو اور بھی جناب پر و مرشد کا دلدادہ بنا دیا ہے۔ مگر اس مصلحتِ آخریں اُلفت و محبت سے وہ اُس کو ذرا بھی نہیں روکتا بلکہ خاموش رہتا ہے۔ جس کے دوسرے معنی یہی ہوں گے کہ یہ ناجائز فعل اس کے نزدیک جائز یا کم از کم ناقابلِ مؤاخذہ ہے۔ تلقین:- مرید کی گزارش کی کیفیت تو آپ دیکھ چکے۔ اب جناب پیر و مرشد کی تلقین ملاحظہ ہو کہ جواب میں وہ اپنے اتباعِ سنت کو وجہ تسلی قرار دیتے ہیں۔ مگر اُن کو لبِ بدبخت سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں کہ اتباعِ سنت کی پہلی منزل امر بالمعروف و نہی عن المنکر ہے۔ جس کی مسئولیت اس واقعہ میں ان کو محسوس تک نہ ہوئی۔ پھر کیا یہ مسامتہ منہ پر بدابنت نہیں ہوئی۔ اور کیا متبعِ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

یہی شیوہ شایان شان ہے۔ دوسری فرصت میں ہم دکھائیں گے کہ سنت نبویہ نے ایسے حالات میں کیا ہدایت فرمائی ہے۔

(ر. ت. ا. اللہ و بیدہ التوفیق)

رسالہ "سارۃ مع" لاہور جلد دوم شمارہ ۳۳ یکم ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

درجہ اولہ نامہ سالک راوی پندہ جولانی ۱۳۹۵ھ ۱۳۹۵ھ ۱۳۹۵ھ

قادیان تھانہ بھون میں بہ مولوی ظفر علی خاں کے مکمل مذکورہ مضمون میں آپ نے یہ بھی چسویا کہ "سردار احمدیت" مولوی شاد اللہ امرتسری نے بھی اپنے اخبار "الہدیت" میں ۵۰ جزی کی اشاعت میں تھانوی صاحب کے اس کلمہ دور و کار دیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود تھانوی صاحب ش سے مس نہ ہوئے۔ نہ خود توبہ کی اور نہ اپنے مرید شریعت توبہ کرائی حالانکہ مولوی شاد اللہ بھی ان کا موہد و مایہ بھائی تھا۔ اور مولوی ظفر علی خاں بھی علماء دیوبند کا حامی تھا۔ جس کا دیوبند کی قبضہ خوانی میں یہ مشہور شرع ہے کہ

نشا و یاش! اسے سر زمین دیوبند

ہند میں تو نے کیا اسلام کا پرچم بلند

بہر حال یہ علماء دیوبند ہی کے حامی و معین مولوی ظفر علی خاں نے دانشکاف طہر پر رواج کر دیا کہ جس طرح قادیان میں ختم نبوت کے خلاف سازش کے جعلی نبوت کا طعن و تہمت رچایا گیا۔ اسی طرح تھانہ بھون میں بھی مرزا قادیانی کی طرح مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی جعلی نبوت و رسالت کا چھوٹا رچایا۔

یہ سب کچھ اس کے سر و سامان میں ہو رہا ہے۔

"الہدیت" لاہور :- "الہدیت" امرتسری طرح ہفت روزہ "الہدیت" لاہور نے بھی تھانوی کے کلمہ دور و کار پر بدیں الفاظ تبصرہ کیا ہے کہ رسالہ

"الامداد" کے اس اقتباس پر غور فرمائیں۔ کہ تھانوی نے مرید کی زبان سے نکلے ہوئے کفر مرتع کے چلے کا کس نشا و سرور طبع کے ساتھ

تھیں آمیز انداز میں حوصلہ افزا جواب دیا ہے۔

سید احمد دیوبندی :- اس پر کچھ کہنے کی بجائے انہی کے آدمی مولانا سید احمد اکبر آبادی رکن

مجلس شوری دارالعلوم دیوبند کا تبصرہ درج ہے۔ ملاحظہ ہو۔ اس کا سید صاحب اور صاف جواب یہ تھا کہ یہ کلمہ کفر ہے۔ شیطان کا فریب ہے

اور نفس کا دسوکہ تم فوج توبہ کرو۔ اور استغفار کرو۔ لیکن مولانا تھانوی صرف یہ فرما کر بات آتی گئی کہ دیتے ہیں تم کو غایت

مجھ سے نسبت ہے۔ یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ اور ثمرہ ہے (رسالہ نمبر ۱۹۵۲)

"الہدیت" :- اس تشنہ تکمیل تبصرہ میں اتنا اور اضافہ کئے دیتا ہوں کہ یہ واقعہ دراصل مرشد و مرید کا کھجوا بوجھا

منسوبہ اور دونوں ہی کی منظم سازش کا نتیجہ ہے۔ اگر یہ جھوٹا عذر بقرض محال مان بھی لیا جائے کہ مرید کی زبان سے قابو ہو گئی تھی اور

بے اختیار ہی میں کلمہ کفر نکل گیا تھا۔ تو تعجب اس پر ہے کہ پیر مرشد تو مٹا نہ دیا۔ یہ

تو پھر مرید کو مرز نش

کرنے کی بجائے حوصلہ افزا جواب کیوں لکھ دیا؟

(ہفت روزہ اہمذیت لاہور ۲۴ جولائی ۱۹۸۵ء)

قلعہ دیدار سنگھ: - ضلع گوجرانوالہ میں اہمذیت مولوی محمد شرف سیمنے بعنوان ”دیوبندیت کا پوسٹ مارٹم“

علامہ دیوبند کے ”پاک عقائد اور غیر شرعی اعمال کے جائزہ پر مشتمل بڑے سائز کو جو اشتباہ شائع کیا ہے“ جماعت اہمذیت کے ترجمان ہفت روزہ ”الاستقامت“ لاہور نے ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کی اشاعت میں اس اشتباہ کا اعلان کیا ہے۔ اس اشتباہ میں بھی عقیدہ مذہب کے تحت تھانوی کے مذکورہ کلمہ ”دورود کو“ پاک عقائد سے تعبیر کیا ہے۔ مگر علامہ اہمذیت کے اس ”حق حقیقت اور دیوبندی حکیم الامت کے کفر و گستاخی اور ختم نبوت سے بغاوت کے قرار کے“ ذریعہ قیاس ہے کہ علامہ اہمذیت پھر بھی علامہ دیوبند کو اپنا ”موقد بھائی“ سمجھتے ہیں اور بریلوی علامہ اہل سنت کے بالمقابل ہمیشہ علامہ اہمذیت و علامہ دیوبند شیعہ و شکر اور یک جان و دو قالب ہو کر دونوں فریق اپنی اندر زنی نجدیت و دہابیت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ اپنے مرید سے اپنا کلمہ ”دورود پر حوالے اور اس کی اشاعت عام کرنے والے یہ وہی اشرف علی تھانوی ہیں جنہوں نے اپنی رسوائی زمانہ کتاب ”حفظ الایمان“ میں شان رسالت میں گستاخی کرتے ہوئے یہ مشہور کفریہ عبارت لکھی ہے کہ ”بعض علوم غیبیہ... حضور کی ہی کیا تحقیق ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون (بچہ و پاگل)

بلکہ جمیع حیوانات و نباتات (چوپاؤں) کے لئے بھی حاصل ہے۔“ (بلفظ)

استغفر اللہ۔ کیسی ناپاک تشبیہ اور شان رسالت کی کس قدر توہین و تنقیص ہے۔

اسماعیل دہلوی: - تھانوی صاحب سے بہت پہلے پیشوائے علماء

اہمذیت و دیوبند مولوی اسماعیل دہلوی نے بدین الفاظ اجرائے نبوت کو ممکن

قرار دے کر منکرین ختم نبوت کی راہ ہموار کی کہ

”اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے۔ کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے

کر وڑوں نبی۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے“ (توضیح علیہ)

حالانکہ اگر ایسا ہوتا تو خدا تعالیٰ ہرگز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کو خاتم النبیین (آخری نبی) نہ فرماتا۔ کیونکہ اس صورت میں معاذ اللہ

اس کا یہ فرمان جھوٹا قرار پاتا۔ حالانکہ نہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے نہ

خاتم النبیین کے بعد کوئی اور نبی پیدا فرما سکتا ہے۔ معاذ اللہ۔ کر وڑوں

محمد کے برابر پیدا کر ڈالے“ کے ”تقویت الایمان“ عقیدہ باطل سے ختم نبوت

کے قطعی عقیدہ میں تشکیک و امکان اور رخصت اندازی کر کے نہ صرف

ختم نبوت کے منکروں اور مرزائیوں کو تقویت پہنچائی۔ بلکہ شان

الوہیت کو بھی امکان کذب کا دھبہ لگایا۔ اور یہ ناپاک تاثر دے

کر شان محمدی کی بھی تنقیص کی۔ کہ یہ محمد کیا ہیں۔ ان کے برابر تو کر وڑوں

اور محمد بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

بانی دیوبند: - مولوی اسماعیل دہلوی کے بعد بانی دیوبند مولوی

قاسم نانوتوی نے بھی باغبان ختم نبوت کی راہ

مرید ہوا کرتے ہوئے آئیہ کریمہ خاتم النبیین کے اجماعی معنی آخری نبی میں تخریف کر کے پہلے تو یہ تاثر دیا کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ عوام کا خیال ہے (مطلقاً تخذیر الناس صحت) پھر رہی سہی کسر یہ کہ کر پوری کر دی کہ مگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاقیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے" (تخذیر الناس صحت) مذکورہ ہر دو عبارت میں کوئی نبی پیدا ہو۔ فرض کیجئے تجویز کیا جائے۔ آخری نبی ہونا عوام کا خیال ہے کہ الفاظ قابل غور ہیں کہ کس کس انداز میں عقیدہ ختم نبوت میں تخریف و تشکیک اور رخنہ اندازی کی گئی ہے۔ دیوبندی مجلس تحفظ ختم نبوت و مجلس احرار کے دیوبندی علماء ہی از روئے انصاف بتائیں کہ زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے یا تجویز کئے جانے پر خاقیت محمدی میں کچھ فرق آتا ہے یا نہیں۔ اگر فرق آتا ہے اور مسئلہ ختم نبوت میں لازم رخنہ اندازی ہوتی ہے۔ تو پھر نانو تو ہی صاحب کیوں کہتے ہیں کہ کچھ فرق نہ آئے گا۔ اور اگر فرق نہیں آتا اور مسئلہ ختم نبوت میں رخنہ اندازی نہیں ہوتی۔ تو پھر تحفظ ختم نبوت کا نعرہ لگانا دھوکہ ہے یا نہیں کہ اصل عقیدہ تو یہ ہے کہ خاقیت محمدی میں فرق نہیں آتا۔ کیونکہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہے

ہی نہیں۔ یہ تو عوام کا خیال ہے۔ لیکن لوگوں کو دھوکہ دینے اور چندہ بٹورنے کے لئے تحفظ ختم نبوت کا نعرہ لگا کر سیاسی ڈھونگ رچایا جاتا ہے۔ کیونکہ جب فرق نہیں آتا تو تحفظ کا کیا معنی؟ تحفظ تو فرق آنے کی صورت میں ہو سکتا ہے۔

مفتی کفایت اللہ: دیوبندی دیوبندی نے مرزاہوں کا ذبیحہ حلال کرنے کے لئے تمام امت مسلمہ کے برخلاف یہ خود ساختہ فتویٰ جاری کیا کہ اگر کسی مرزائی کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے۔ (عقد کفایت کان اللہ، دہلی۔ کتاب کفایت المفتی بلذول صحت)

ابوالکلام آزاد: علماء اہلحدیث و دیوبند کے امام مولوی ابوالکلام آزاد نے اس سوال پر کہ کیا احمدی گروہ کی شرکت اشاعت اسلام میں معزز ہے یا نہیں؟ یہ جواب دیا کہ "اگر اشاعت اسلام کا کام یہ فرقہ (یعنی فرقہ احمدیہ) اپنا فرض سمجھتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ فرقہ اس میں شریک نہ ہو۔۔۔ اس طرح تمام اہل قبلہ متعدد متفق ہو جائیں۔ گویا ایک ہی خاندان کے فرزند اور ایک ہی شجر محبت و اخوت کے برگ و بار ہیں۔" (البلال ۴ جنوری ۱۹۷۷ء ص ۱۱)

• "وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے" (ملفوظات آزاد ص ۱۱)

• "مولانا ابوالکلام آزاد نے ہمیشہ یہی کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا فرہیں۔۔۔ مرزا غلام احمد کے انتقال پر مولانا ان کے جنازہ کے ساتھ جنازہ تک گئے۔"

مکتبہ رضائے مصطفیٰ کی علمی و روحانی پیش قدمی

ایمان افزو روح پرور تو بصورت کتابی تحفے

جشن میلاد النبی
جشن دیوبند
از مولانا ابوداؤد محمد صادق
ہدیہ ۲/۲۵

تاسیسات کنز الایمان ترجمہ سید محمد کنز الایمان فی
ترجمہ القرآن پر اعتراضات کے جوابات کنز الایمان و دیگر موضوعات
اور تیار و تحریر و تشریح جیسے اہم مضامین کا مجموعہ ہدیہ ۵ روپے

کتاب
شاہ احمد نورانی
از مولانا ابوداؤد محمد صادق
حصہ اول صفحات ۳۳۰ ہدیہ ۵ روپے
دوسرا حصہ ۳۳۰ ہدیہ ۵ روپے

کی رستہ فی رد وہابیت
مکتبہ رضائے مصطفیٰ کی علمی و روحانی پیش قدمی
ترجمہ سید محمد کنز الایمان فی ترجمہ القرآن پر اعتراضات کے جوابات کنز الایمان و دیگر موضوعات
اور تیار و تحریر و تشریح جیسے اہم مضامین کا مجموعہ ہدیہ ۵ روپے

کتاب
نور الایمان
از مولانا ابوداؤد محمد صادق
ہدیہ ۲/۲۵

کتاب
سب عقیقت
مکتبہ رضائے مصطفیٰ کی علمی و روحانی پیش قدمی
ترجمہ سید محمد کنز الایمان فی ترجمہ القرآن پر اعتراضات کے جوابات کنز الایمان و دیگر موضوعات
اور تیار و تحریر و تشریح جیسے اہم مضامین کا مجموعہ ہدیہ ۵ روپے

حضرت ملا علی قاری
اور مسدک اہلسنت
از مولانا غلام قسیر مدظلہ العالی
ہدیہ ۵ روپے

دو جہاتیں
تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی
اصل کے پس منظر
ہدیہ ۳ روپے

نغمہ رسالت
اجتماع امت
از مولانا ابوداؤد محمد صادق
ہدیہ ۲/۲۵

روحانی محتائق
نظم و شریعت کی علمی و روحانی پیش قدمی
ترجمہ سید محمد کنز الایمان فی ترجمہ القرآن پر اعتراضات کے جوابات کنز الایمان و دیگر موضوعات
اور تیار و تحریر و تشریح جیسے اہم مضامین کا مجموعہ ہدیہ ۵ روپے

کتاب
نور الایمان
از مولانا ابوداؤد محمد صادق
ہدیہ ۲/۲۵

کتاب
مسدک مبارک
از مولانا غلام قسیر مدظلہ العالی
ہدیہ ۵ روپے

کتاب
نذرانہ عقیقت
از مولانا غلام قسیر مدظلہ العالی
ہدیہ ۵ روپے

کتاب
غوث الاعظم
از مولانا ابوداؤد محمد صادق
ہدیہ ۲/۲۵

ملنے کا پتہ
مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ